



## سوال

میں اپنی تعلیم کے سلسلے میں بیرون ملک جانا چاہتی ہوں، لیکن میرے ساتھ وہاں کوئی محرم نہیں ہے، جس ملک میں جانا چاہتی ہوں اس کے قوانین نہایت سخت ہیں اور محفوظ ملک ہے، اس میں مجھ اپنے دین کے حوالے سے کوئی سمجھوتا بھی نہیں کرنا پڑے گا، کیا میرے لیے ایسے ملک میں بغیر محرم کے جانے کی اجازت ہے؟

## جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

بلاشبہ علم حاصل کرنا انسان کا بنیادی حق ہے۔ اسلام میں اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی علم ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ لہذا انسان کو علم حاصل کرنے کے لیے ہر ممکن سعی کرنا چاہیے، اور ان تعلیمی اداروں میں داخل ہونا چاہیے جو اسلامی اقدار کو فروغ دیتے ہوں۔ آج کل تقریباً تمام اسلامی ممالک میں دینی اور دنیاوی ہر طرح کی تعلیم کے بہترین مواقع میسر ہیں۔ غیر مسلم ممالک کا سفر کرنا کئی ایک خطرات کا باعث ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّيْتُمُ الْمَلَائِكَةَ خَالِيًا أُنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضَ اللَّهِ وَاسِعَةً فَبُئِيَنا بِرُؤْيَا قَوْلِكَ تَأْوِيلُهُمْ جَهَنَّمَ نَسَاءً مِّنْ مَّصِيرٍ إِلَّا لِمَنْ تَسْتَضْعِفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَضْعِفُونَ حِيلَةً وَلَا يَبْتَغُونَ سَبِيلًا. (النساء: 97-98).

بے شک وہ لوگ جنہیں فرشتے اس حال میں فوت کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں، فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کس حال میں تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں: ہم اس سرزمین میں انتہائی ناتواں اور کمزور تھے۔ فرشتے انہیں کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم وہاں سے ہجرت کر جاتے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت بری جگہ ہے، مگر وہ نہایت کمزور مرد، عورتیں اور بچے جو نہ کسی تہذیب کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ کوئی راستہ پاتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی سرزمین جہاں انسان کا دین و ایمان محفوظ نہ ہو وہاں رہنے کی اجازت نہیں ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

أنا بريء من كل مسلم يقيم بين أظهر المشركين. (سنن أبي داود، الجهاد: 2645) (صحیح).

میں ہر اس مسلمان سے بیزار ہوں جو مشرکین میں رہائش رکھے ہوئے ہے۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْ مُشْرِكٍ أَوْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا سَلَّمَ، عَمَّا حَتَّى يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ (سنن ابن ماجہ، الحدود: 2536) (صحیح).

اللہ تعالیٰ اس مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا جو اسلام لانے کے بعد مشرک ہو جائے تا آنکہ وہ اہل شرک کو چھوڑ کر اہل اسلام سے نہ لٹے۔

اگر کوئی ایسا علم ہو جس کو سیکھنا جائز ہے، لیکن اس کی تعلیم کسی اسلامی ملک میں میسر نہیں ہے، تو غیر مسلم ممالک میں اس علم کو حاصل کرنے کی غرض سے جانا کچھ شروط کے ساتھ جائز ہے:



1. انسان کے پاس اتنا علم ہو کہ وہ کافروں کے شبہات کا جواب دے سکے، کیونکہ کافروں کے ممالک میں مسلمان طلبہ کو طرح طرح کے شبہات پیش کئے جاتے ہیں تاکہ وہ دین بیزار ہو جائیں، لادینیت اختیار کر لیں یا پھر نام کے مسلمان رہ جائیں۔
  2. انسان اتنا دین دار اور تقوی والا ہو کہ اپنی خواہشات اور جذبات کو کنٹرول کر سکے، شہوتوں سے دور رہ سکے، بصورت دیگر اس کے بھٹکنے کے قوی امکانات ہیں؛ کیونکہ وہاں کا معاشرہ مادر پدر آزادی والا معاشرہ ہے، جہاں ہر طرح کی بے حیائی شخصی آزادی کی آڑ میں جائز تصور کی جاتی ہے، اور اسے قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔
  3. وہ تعلیم کسی اسلامی ملک میں نہ دی جاتی ہو۔ اگر وہ علم کسی اسلامی ملک میں پڑھایا جاتا ہے اور آپ کا وہاں جانا ممکن ہے، تو غیر مسلم ممالک میں اس علم کو حاصل کرنے کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔
  4. تعلیم حاصل کرنے کے بعد مسلم ممالک میں آ کر مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے، غیر مسلم ممالک کی نیشنلٹی حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔
- لہذا اگر مذکورہ بالا چار شرطیں پائی جائیں تو انسان تعلیم کی غرض سے بیرون ملک جاسکتا ہے، جیسا کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، وہ فرماتی ہیں: ہم حبشہ کی سرزمین پر اترے اور نجاشی کو بہترین پڑوسی پایا، ہم اپنے دین کے بارے میں پرامن ہو گئے، ہم نے وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی، ہمیں وہاں نہ کوئی تکلیف دی جاتی تھی اور نہ ہی ہم وہاں کوئی ناپسند بات سنتے تھے۔ (مسند احمد: 1740، الصحیح: 3190)۔
- ان شرائط کی عدم موجودگی میں غیر مسلم ملک میں تعلیم کی غرض سے نہیں جانا چاہیے کیونکہ دین اور ایمان کو بچانا ایسی تعلیم سے زیادہ ضروری ہے جس سے انسان کے ایمان کو خطرات لاحق ہو جائیں۔
1. اسلام نے عورت کے تحفظ کے لیے بہت سے احکامات دیے ہیں، ان میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ چاہے وہ سفر تعلیم کی غرض سے ہو یا کسی اور مقصد کے لیے۔ تاکہ اس کی عزت محفوظ رہے اور وہ فتنوں سے بچ سکے۔
- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کوئی خاتون اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ اس کے پاس کوئی مرد ہی آئے جب تک اس کے ساتھ محرم موجود نہ ہو۔“ یہ سن کر ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ! میں فلاں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں لیکن میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم اس کے ساتھ حج کے لیے جاؤ۔“ (صحیح البخاری، جزاء الصيد: 1862)
1. مندرجہ بالا کلام سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو علم آپ حاصل کرنا چاہتی ہیں اگر اس کا سیکھنا جائز ہے، اور اس کی تعلیم آپ کے ملک میں میسر نہیں ہے، اور آپ میں مذکورہ بالا چار شرطیں پائی جاتی ہیں تو آپ اس تعلیم کی غرض سے بیرون ملک جاسکتی ہیں، لیکن سفر میں محرم کا ہونا ضروری ہے، ایسے ہی وہاں پہنچ کر رہائش محرم کے ساتھ یا لڑکیوں کے ہاسٹل میں ہونا ضروری ہے جہاں کسی قسم کے فتنے کا خدشہ نہ ہو۔
  2. یہ بھی ضروری ہے کہ جس جگہ تعلیم حاصل کرنی ہے، کالج یونیورسٹی وغیرہ میں، وہاں مردوزن کا اختلاط نہ ہو، کیونکہ مردوزن کا اختلاط ہی بہت بڑے فتنوں کا باعث ہے۔
  3. عام طور پر لوگوں میں مذکورہ بالا شرطیں نہیں پائی جاتیں، نہ اتنا علم ہوتا ہے اور نہ ہی اتنا نیکی و تقویٰ کہ ایمان بچایا جاسکے، اس لیے آپ کو چاہیے کہ کوئی متبادل حل نکالیں یا آن لائن تعلیم حاصل کر لیں۔

واللہ اعلم بالصواب



## محدث فتوى كميٹی

فضيلة الشيخ عبد الخالق حفظه الله

فضيلة الشيخ جاويد اقبال سيالكوٹی

فضيلة الشيخ عبد الحكيم بن محمد بلال